ماہ قرآن کی آمد آمد

از: حجت الاسلام سید محمد علی ایازی

ہر جگہ ماہ رمضان المبارک کی آمد کا چرچہ ہے۔ ہم لوگ اس کی چوکھٹ کے قریب پہونچ چکے ہیں اور اس دعوت الٰہی کے منتظر ہیں جس میں کائنات کا خالق ومالک اپنے بندوں کا میزبان ہوتا ہے اور روزہ داروں کو خداوند عالم کا مہمان بننے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس میں ہم لوگ خود کو خداوند عالم کی بارگاہ میں پاتے ہیں اور روزہ داری کے ذریعہ اپنے اندر تقویٰ وپرہیزگاری کی زمین ہموار کرنے میں سرگرم رہا کرتے ہیں۔

ہر سال رمضان المبارک کا مہینہ ہر مرد مسلمان کے لئے مخصوص روحانی صفات لے کر آتا ہے اور اس کی آمد سے مومنین کے قلوب میں معنوی خوشحالی وشادابی کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں، زندگی کا طرز وانداز بدل جاتا ہے، نئی قدریں ابھرنے لگتی ہیں، لوگوں پر روحانی انقلاب کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور انسان عظمت وکمال کی طرف قدم بڑھانے کے لئے ہمہ تن آمادہ ہو جاتا ہے لیکن انسان اس مہینے سے کتنا فائدہ اٹھاتا ہے اور کس حد تک خداوند عالم کی قربت وخوشنودی حاصل کرتا ہے، اس کا تعلق اس مبارک مہینے میں اس کے اعمال وطریقۂ کار سے ہوتا ہے۔ اگر اس مہینے میں وہ الٰہی احکام کی پیروی کرتے ہوئے، خودسازی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے ماہ مبارک کی رحمت وبرکت سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ پیغمبر اکرمؐ ماہ شعبان کے آخری جمعہ کو اس ماہ مبارک کا ذکر اس انداز میں فرماتے ہیں:

"دیکھو، اے لوگو! خداوند عالم کا مہینہ اپنی برکت ورحمت ومغفرت کے ساتھ تم لوگوں تک پہونچنے والا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جو خداوند عالم کی نظر میں دیگر تمام مہینوں سے افضل ہے۔ نگاہ الٰہی میں اس مہینے کے تمام دنوں کو بہترین دن، تمام راتوں کو بہترین رات اور تمام لمحات کو بہترین لمحہ کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں تمہیں الٰہی دعوت ومہمانی میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا ہے اور تمہیں لطف وکرامت خداوندی سے مالامال کیا گیا ہے۔ اس مہینے میں تمہاری ہر سانس، تسبیح وذکر الٰہی کا ثواب رکھتی ہے اور تمہاری نیند کو بھی عبادت وبندگیٔ معبود کا اجر حاصل ہے۔

"اس مہینے میں جس وقت بھی تم بارگاہ عالیہ خداوندی کی طرف متوجہ ہو جاؤ، خداوند عالم تمہاری دعا کو قبولیت کا درجہ عطا کر دیتا ہے۔ پس نہایت خلوص وعقیدت اور پاکیزگیٔ وطہارت قلب کے ساتھ خداوند عالم سے یہ مطالبہ کرو کہ وہ تمہیں روزہ رکھنے اور تلاوت قرآن کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ نہایت بدبخت ہے وہ انسان جو فیض وبرکت کے اس مہینے میں رحمت ومغفرت خداوندی سے محروم رہ جائے۔"[1]

رمضان المبارک کے اس مقدس مہینے کو مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے اور ان میں سے ہر نام اس مہینے کی عظمت وفضیلت کی نشاندہی کرتا ہے نیز ہر نام سے اس ماہ مبارک کا خصوصی ترجیحی پہلو نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔ مثلاً اس کو ماہ قرآن، ماہ بہار اور ماہ تلاوت قرآن کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔

جی ہاں! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مہینہ ماہ الٰہی اور ماہ دعوت خداوندی ہے لیکن اس حقیقت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے کہ اس مبارک مہینے میں عظیم ترین آسمانی کتاب یعنی قرآن کا نزول ہوا ہے، اس مہینے میں قرآن مجید کی تلاوت کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے اور اسی وجہ سے اسے ماہ قرآن بھی کہا گیا ہے۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ "اگر کوئی شخص اس مہینے میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کرے تو اسے دیگر مہینوں میں پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔"[2] اس کے علاوہ ایک دوسری روایت میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ "مہینوں کا سرآغاز ماہ

خداوندی ہے .... پس آپ لوگ قرآن کے ساتھ اس ماہ مبارک کا استقبال کیجئے۔"[۳]

ابن عباس کا بیان ہے کہ "میں نے پیغمبر خدا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان کا مہینہ دوسرے مہینوں کی طرح نہیں ہے کیونکہ انسان کو اس مہینے میں جو اجر و پاداش دی جاتی ہے وہ دوسرے مہینوں سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ یہ روزہ اور تلاوت قرآن کا مہینہ ہے۔"[۴]

پس ہم لوگوں کو خداوند عالم کی دعوت و مہمانی میں شریک ہونے کے لئے آمادہ ہو جانا چاہئے۔ اس دعوت میں میزبان منتظر ہے اور ہم لوگوں کو چاہئے کہ بہترین تحفے کے ساتھ اس میں شریک ہوں۔

اس طرح قرآن کریم اور ماہ رمضان کے درمیان موجود گہرا رابطہ پوری طرح واضح ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ہر مسلمان پورے سال قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے لیکن رمضان المبارک میں اس کی تلاوت کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اور اس مہینے میں قاریٔ قرآن کو جو اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، اس کا دیگر مہینوں کے اجر و ثواب سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا ہے لہذا ہمیں تلاوت کلام پاک کے ساتھ اس مہینے کا استقبال کرنا ہے اور پورے مہینے کا نظام اس طرح مرتب کرنا ہے کہ قرآن ہماری زندگی کا اہم حصہ بن جائے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ کام کیسے انجام پاسکتا ہے؟

اس سوال کا تجزیہ کرنے سے قبل دوسرا اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر قرآن مجید کو اتنی اہمیت کیوں دی گئی ہے اور تلاوت کلام پاک میں ایسی کونسی تاثیر ہے کہ خداوند عالم نے اس کے لئے اتنے بڑے اجر وثواب کا تعین کیا ہے؟

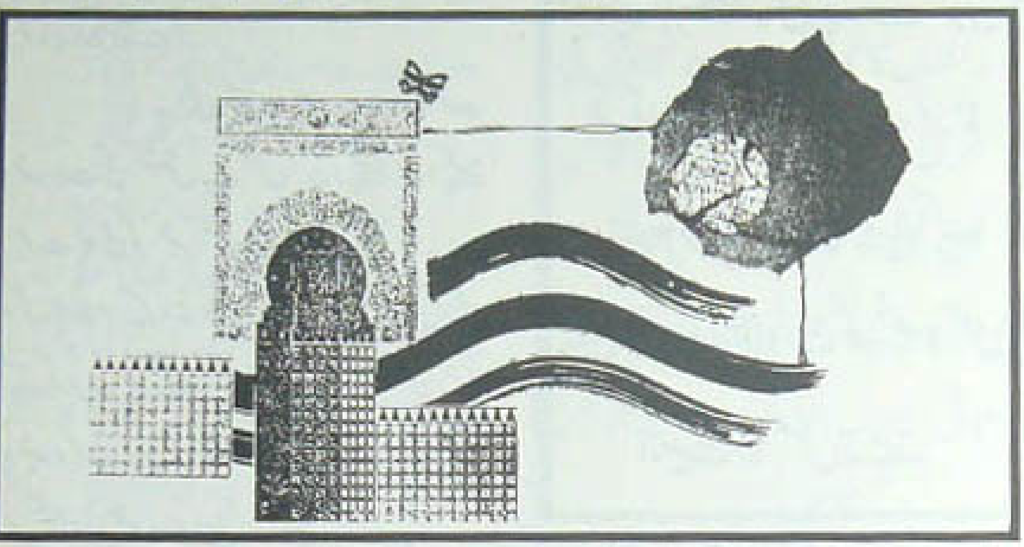

اس سوال کا جواب دینے کے لئے یہ دیکھنا لازمی ہے کہ قرآن مجید میں دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت وجاذبیت کس حد تک موجود رہی ہے، اس سے قبل حاملان قرآن کی کیا حیثیت رہی ہے اور قرآن نے لوگوں کے دل میں کیسی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ ان تمام حقائق کا تجزیہ کرنے کے بعد ہمیں قرآن کریم کی تاثیر کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی اور اس بات کی وضاحت بھی ہو جائے گی کہ خداوند عالم کی نظر میں تلاوت قرآن کی اتنی اہمیت کیوں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کی غیر معمولی وسیع شان و شوکت شروع ہی سے صاحبان نظر کو اپنی طرف متوجہ کرتی رہی ہے اور اس کے شیدائیوں اور متوالوں میں ہر طبقے کے لوگ شامل رہے ہیں۔ قدرے غور سے دیکھا جائے تو ہر دور میں قاریوں، حافظوں، مفسروں اور مترجموں کی ایک بڑی تعداد قرآن کی شیدائی نظر آتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن مجید نے نہ صرف یہ کہ اپنا گرویدہ بنالیا بلکہ قرآن ان لوگوں کی زندگی کا ایک اہم حصہ بن گیا۔ اس مقدس کتاب نے اپنے چاہنے والوں کے کردار اخلاق اور عادات واطوار پر ایسا اثر قائم کیا ہے کہ اس کو مندمل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ فقط اتنا ہی نہیں بلکہ قرآن کی معنوی اور روحانی تاثیر لوگوں کے دل کی گہرائی میں اتر جاتی ہے اور یہ مقدس کتاب عارف و عوام الناس، دانا و نادان اور عرب و عجم سبھی کو اپنا گرویدہ بنالیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نزول کے ابتدائی ایام کے دوران سے اس مقدس آسمانی کتاب کی روح افزا آیات ایک زبان سے دوسری زبان پر منتقل ہوتی رہیں اور اپنی تازگی وخوش آہنگی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ بناتی رہی ہیں۔ اس کی نغمہ سرائی صرف معتقد لوگوں کو ہی نہیں متاثر کرتی بلکہ دشمن بھی اس کے مقابلے میں اپنی عاجزی وناتوانی اور اس کتاب کی عظمت وبزرگی کا علانیہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پیغمبر اکرم کا جانی دشمن ولید بن مغیرہ اپنے دور کا نامور

داستان نویس تھا اور اس نے قرآن کے سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار اس انداز میں کیا ہے:

"میں عربی شاعری کے تمام اوزان سے بخوبی واقف ہوں۔ پیغمبرؐ جو کچھ کہتے ہیں وہ کسی بھی عربی وزن سے مشابہت نہیں رکھتا ہے۔ ان کے کلام میں خصوصی حلاوت و طراوت پائی جاتی ہے جو تمام چیزوں پر غلبہ حاصل کر لیتی ہے۔" ۵

آخر قرآن مجید میں ایسی کونسی خصوصیت موجود ہے کہ یہ دوسروں کو اپنا شیفتہ و گرویدہ بنالیتا ہے؟

کیا یہ الٰہی آیات میں موجود بلاغت و فصاحت کی کشش ہے جس نے دیکھتے ہی دیکھتے دعوت نبوی کو غیر معمولی وسعت عطا کر دی اور لوگ اسلام کے ابتدائی دور ہی میں اس دین الٰہی کے گرویدہ ہوگئے یا قرآن مجید کے متن میں پوشیدہ کوئی دوسری حقیقت ہے جس نے اسلام کو غیر معمولی مقبولیت عطا کر دی؟

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کلام الٰہی فصاحت و بلاغت کے بلند ترین مرتبہ کا حامل ہے لیکن جو لوگ عربی زبان کی فصاحت و بلاغت سے ناواقف ہیں، ناخواندہ و بے سواد ہیں، غیر عرب اور عربی زبان کے قواعد و اصول ادبیات سے ناآشنا ہیں، وہ بھی قرآن کریم کی جاذبیت سے متاثر دکھائی دیتے ہیں۔ قرآنی کلمات کا آہنگ اور جملوں کا اتار چڑھاؤ سننے والے کو اپنا شیدائی و گرویدہ بنالیتا ہے۔

آربری نامی مشہور عیسائی دانشور نے ادیبانہ مہارت کے ساتھ قرآن مجید کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ہے، وہ اپنی کتاب کے مقدمہ میں ترجمہ کی خصوصی روش اور اس کے مختلف مراحل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"میں نے قرآن مجید کے اس ترجمے میں حتی الامکان اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ایسے بہترین متبادل انگریزی الفاظ کا استعمال کروں جو اصل متن کی عبارت اور اس کے حقیقی مفہوم سے مطابقت رکھتے ہوں لہٰذا اس کام کے لئے یہ لازمی تھا کہ میں قرآنی مفاہیم کی گہرائی میں غوطہ لگاؤں اور اس کی روح تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کروں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ، اپنے ہوش و حواس کو اس بات کے لئے آمادہ رکھوں کہ وہ قرآنی عبارت میں موجود صوتی آہنگ اور اس کے دیگر رموز کی طرف بھی ہمہ تن متوجہ رہے.......

اس مقدس اسلامی کتاب کی مقناطیسی طاقت نے مجھے اپنی طرف اس قدر متوجہ کر لیا ہے کہ اب میں ایسے وسیلہ کی تلاش میں سرگرداں ہوں جو مجھے اس عظیم طاقت کی کشش و گرویدگی سے نجات دلا سکے۔"

اگرچہ ہر مسلمان پورے سال قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے لیکن رمضان المبارک میں اس کی تلاوت کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آربری نے قرآن مجید کی جس مقناطیسی طاقت کی طرف اشارہ کیا ہے وہ کونسی طاقت ہے؟ اور وہ قرآن مجید کی جس جاذبیت سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ محض قرآن مجید کی ادبی خصوصیت اور فصاحت و بلاغت نہیں ہے بلکہ یہ کوئی دوسری طاقت ہے جس نے آربری جیسے بیشمار لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے۔

جی ہاں! یہ فقط فصاحت و بلاغت قرآن ہی نہیں ہے بلکہ یہ قرآن کریم کا معنوی اعجاز ہے اور وہ معنوی معجزہ و اعجاز قرآن یہ ہے کہ یہ کلام خداوندی ہے۔ یہ قرآن کریم کی سحر انگیزی، ولولہ آمیزی اور تلاطم آوری ہے جو اپنے ساتھ روحانیت و معنویت کو اس قدر پروان چڑھاتی ہے کہ وہ انسانی وجود کی گہرائیوں میں اتر جاتی ہے اور انسان کے قلب کو اتنا متاثر کر دیتی ہے کہ اس پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

چنانچہ قرآن مجید نے اپنی توصیف میں خود بیان کیا ہے:

"لو انزلنا هذا القرآن علیٰ جبل لرأیته خاشعاً متصدعاً من خشیة الله۔"

یعنی اگر ہم نے اس قرآن مجید کو پہاڑوں پر نازل کیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ پہاڑ خداوند عالم کے سامنے کیسے خضوع و خشوع کا مظاہرہ کرتے۔

اسی وجہ سے قرآن مجید کی تلاوت کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ قرآنی آیات کو

دلکش لحن، مکمل توجہ اور خصوصی تدبر کے ساتھ پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے اور رمضان المبارک جیسے ماہ خدا و ماہ عبادت میں اس کی تلاوت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ جی ہاں! دلکش آواز میں قرآن مجید کی تلاوت، کلمات کا اتار چڑھاؤ اور اس آواز میں موجود رعب و دبدبہ، پڑھنے اور سننے والے پر ایسا اثر قائم کرتا ہے کہ اس کی روح میں ہلچل پیدا ہو جاتی ہے جبکہ کسی دوسری آواز یا دوسرے کلام و آہنگ میں ایسی تاثیر نہیں پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جو لوگ عربی نہیں جانتے، اسلام سے ناواقف ہیں اور ایک طویل عرصہ سے مادی و شہوانی حرکتوں میں گرفتار ہیں، اگر تھوڑے دنوں کے لئے اپنے دل کو قرآن کے سپرد کر دیتے ہیں تو اس کی جاذبیت و کشش سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پاتے ہیں۔ تلاوت قرآن سے انسان کا پورا وجود متاثر ہوتا ہے اور اس سے لوگوں کے دل میں ہیجانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کے قلوب برائیوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور وہ حقائق کو تسلیم کرنے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ نہیں محسوس کرتے۔

جی ہاں! یہ قرآن اور تلاوت آیات الٰہی کا کرشمہ ہے کہ اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے بارے میں غور و فکر کرنے والوں کے قلوب معنویت و روحانیت سے لبریز ہو جاتے ہیں۔

اگر صدر اسلام کی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ قرآنی آیات کی تلاوت سننے والے خواص و عوام ہی نہیں بلکہ اسلام سے بغض و عناد رکھنے والے بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ تاریخ میں ایسے افراد کا ذکر بھی موجود ہے جو قرآن مجید کی چند آیتوں کو سننے کے بعد منقلب ہوئے بغیر نہیں رہے اور ان لوگوں نے اپنے ماضی کے سلسلے میں شرمندگی و پشیمانی کا اعلانیہ اظہار کیا ہے اور دنیا والوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ قرآنی آیات کی تلاوت نے ان لوگوں میں حیرت انگیز روحانی انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

> رمضان کا مہینہ دوسرے مہینوں کی طرح نہیں ہے کیونکہ انسان کو اس مہینے میں جو اجر و پاداش دی جاتی ہے وہ دوسرے مہینوں سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ یہ روزہ اور تلاوت قرآن کا مہینہ ہے۔

پس ہم لوگوں کو قرآن مجید کی ایسی تلاوت و قرائت کی ترویج کرنی چاہئے اور تلاوت کلام پاک کے ذریعہ ایسا ماحول پیدا کرنا چاہئے کہ ہمارے دلوں پر بھی اس کا خاطر خواہ اثر ہو اور ہم لوگوں پر بھی معنویت و روحانیت کی بارش ہونے لگے۔ پس ہم لوگوں کو تلاوت قرآن کے ساتھ رمضان المبارک کا استقبال کرنا چاہئے (استقبل الشہر بالقرآن) اس مہینے میں ہم لوگوں کو کم از کم دو مرتبہ یعنی نماز صبح کے بعد اور رات میں سونے سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے اور اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تلاوت کے دوران ہماری آواز قدرے بلند اور درد انگیز ہو اور قرآنی آیات میں جو کچھ کہا گیا ہے، اس کے بارے میں بھی غور و فکر سے کام لیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو ایسی جماعتوں اور انجمنوں میں بھی شرکت کی جائے جہاں تلاوت اور قرآنی آیات کے ترجمہ کے بیان کا اہتمام کیا گیا ہو۔ اس مبارک مہینے میں تلاوت کے ساتھ ہی ساتھ تفسیر کا مطالعہ بھی بہت سود مند ہے کیونکہ مطالعہ تفسیر کی وجہ سے قرآنی مفاہیم ہمارے دلوں میں اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔

خداوندا! تیری بارگاہ عالیہ میں ہم لوگوں کی یہ دعا ہے کہ ہمیں اس ماہ مبارک کی نعمتوں سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا کردے اور ہمارے دلوں کو اس بات کے لئے آمادہ کردے کہ ہم تیرے ارشادات کو توجہ کے ساتھ سنیں اور تیرے احکام کی بھرپور پیروی بھی کریں اور اپنے قلوب کو گناہ و معصیت سے دور رکھیں۔

"ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان أن آمنوا بربکم فآمنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار (سورہ آل عمران، آیت ۱۹۳)

حوالے:

۱- فضائل الاشہر الثلاثہ، شیخ صدوق ص۔ ۷۷
۲- فضائل الاشہر الثلاثہ، شیخ صدوق ص۔ ۸۷
۳- فضائل الاشہر الثلاثہ، شیخ صدوق ص۔ ۸۷
۴- فضائل الاشہر الثلاثہ، شیخ صدوق ص۔ ۱۰۰
۵- آوای قرآن ص۔ ۷

☆☆☆☆☆☆☆